5019-غیر مسلم لڑکی کے مطالبہ پر ایک مسلمان عورت کا عظیم قصہ

سوال

مرحبا : میری عمرہ پندرہ برس ہے اور میں اسٹریلیا میں پڑھتی ہوں ، میرے ذمہ ادیان کے بارہ میں ایک مقالہ ہے جس کا موضوع اسلام میں عورت کے احکام ہے ، میں نے آپ کی ویب سائٹ کو بہت مفید پایا مجھے علم نہیں کہ کہہ مزید معلومات ارسال کرنے کوئی مانع تو نہیں اور کتنا ہی اچھا ہو کہ کسی عورت کا کوئی قصہ جو اس مقالہ میں معاون ہو ؟
میں حقیقت میں جس طرح غیر مسلم عورتوں کے بارہ میں جانتی ہوں مسلمان عورتوں کے بارہ میں بہت زیادہ علم نہیں رکھتی ، لیکن اتنا علم ہے کہ اسلام میں عورت پر بہت زیادہ پابندیاں ہیں ۔
مجھے امید ہے کہ آپ اس موضوع میں میری تصحیح کریں گے ۔

پسندیدہ جواب

ہم آپ کے اہتمام اور سوال پر مشکور ہیں ، اور ذیل میں ہم آپ کے سامنے ایک عظیم مسلمان عورت کا قصہ رکھتے ہیں جس میں ہو سکتا ہے آپ کا مطلوب بھی پورا ہو جائے اور آپ کے لیے حق کے راستے کی طرف دلیل اور چراغ بن جائے :

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ (مالک بن انس نے اپنی بیوی ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہ جو کہ انس رضی اللہ تعلی عنہ کی والدہ بھی ہیں کو کہا :

بلاشبہ یہ شخص - یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم - شراب نوشی کو حرام کہتا ہے ، اور مالک وہاں سے شام چلا گیا اور وہیں مر گیا (یعنی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو مالک وہاں سے بھاگ گیا اس لیے کہ اسے شراب کی حرمت پسند نہیں آئی اور شام میں کفر کی حالت میں ہی مر گیا)

ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کو شادی کا پیغام بھیجا اور ان سے بات کی تو ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں :

اے ابو طلحہ ! تیرے جیسے آدمیوں کو رد تو نہیں کیا جا سکتا لیکن بات یہ ہے کہ تو کافر ہے اور میں مسلمان عورت ہوں اس لیے میں شادی نہیں کر سکتی !

تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے تجھے مہر بھی ملے گا ، تو ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہ نے پوچھا میرا مہر کیا ہو گا ؟

ابو طلحہ نے کہا : سونا اور چاندی (یعنی سونے چاندی کی رغبت دلائی) تو ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں مجھے سونا چاندی نہیں چاہیئے ، میں تو تجھ سے اسلام کا مطالبہ کرتی ہوں کہ اسلام قبول کر لو ، اگر اسلام قبول کر لو گے تو یہی میرا مہر ہو گا اس کے علاوہ میں کچھ بھی نہیں مانگوں گی ۔

ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے : اس میں میرا کون تعاون کرے گا ؟ ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تعاون کریں گے ، لھذا ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تلاش کرتے ہوئے گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں بیٹھے ہوئے تھے

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو کہنے لگے تمہارے پاس ابو طلحہ آ رہا ہے اور اس کی آنکھوں میں اسلام کی چمک ہے ۔ (یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ ابو طلحہ کے کلام کرنے سے قبل ہی اس کے اسلام کا علم ہو گیا) ۔

ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلیم کی ساری بات بتائی اور اس پر انہوں نے ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کرلی ۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ سے اس قصہ کے راوی ثابت البنانی کہتے ہیں کہ ہمیں اس سے زیادہ کسی اور کے مہر کے متعلق کوئی خبر نہیں پہنچی اس لیے کہ ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا اسلام کو مہر بنایا تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ان سے شادی کرلی ۔

ام سلیم نیلگوں اور قدرے چھوٹی آنکھوں کی مالک خاتون تھیں ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ رہیں حتی کہ ان کا ایک بیٹا بھی پیدا ہوا، ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ ان سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے ۔

اور وہ بچہ بہت سخت بیمار ہوگیا تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ اس کی بیماری سے بہت پریشان وعاجز اور اس کی وجہ سے بہت زیادہ کمزور اور دبلے ہوگئے ، ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کی عادت تھی کہ وہ فجر کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے اور آدھے دن تک وہیں رہتے ۔

پھر واپس آکر کھانے کھاتے اور قیلولہ کرتے اور ظہر کی نماز پڑھ کر تیار ہوکے چلے جاتے اور عشاء کے وقت واپس آتے تھے ، ایک شام ابو طلحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اور ایک روایت میں ہے کہ مسجد) کی طرف چلے گئے اور بچہ قضائے الہی سے فرت ہوگیا (یعنی ان کی غیر موجودگی میں)

تو ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں : ابو طلحہ کو ان کے بچے کی موت کا کوئی نہ بتائے ، بلکہ میں خود ہی انہیں بتاؤں گی ، انہوں نے بچے کی تجہیز وتکفین کی اور اسے ڈھانپ دیا گویا کہ وہ سو رہا ہو اور اسے گھر میں ایک طرف لٹا دیا ۔

ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس آئے اور ان کے ساتھ مسجد والوں میں سے ان کے دوست بھی تھے ابو طلحہ ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس آئے اور پوچھنے لگا بیٹا کی حالت کیسی ہے ؟

تو ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کا جواب تھا :

اے ابو طلحہ جب سے اسے تکلیف شروع ہوئی ہے ابھی کچھ دیر پہلے ختم ہوئی ہے ، اور مجھے امید ہے کہ وہ آرام اور راحت محسوس کر رہا ہے !

(ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کا یہ کوئی جھوٹ نہیں بلکہ انہوں نے توریہ کیا جس میں ان کا مقصد یہ تھا کہ بچے کو تکلیف اور بیماری سے موت کے سکون وراحت اور ارام میں ہے اور ان کے خاوند یہ سمجھے کہ بچے کی حالت پہلے سے بہتر اور اچھی ہے)

ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا نے انہیں کھانا دیا ان سب نے کھانا کھایا اور سب دوست چلے گئے ۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالی اٹھے اور اپنے بستر پر جا کر سو گئے اور ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا بھی اٹھیں اور خوشبو وغیرہ لگائی اور ابو طلحہ کے لیے اچھا بناؤ سنگار کیا جس طرح وہ پہلے کرتی تھیں ۔

(یعنی اپنے خاوند کے لیے بناؤ سنگار کیا جو کہ ان کے صبر عظیم اور تقدیر اور اللہ تعالی کے فیصلے پر ایمان کی دلیل اور نشانی اور اللہ تعالی سے ثواب کے حصول کے لیے صبر اور ان کے غم کے شعور کو چھپانے اور اس امید کی دلیل ہے کہ اس رات اپنے فوت شدہ بچے کے عوض میں خاوند سے ہم بستری کر کے حمل کی امید رکھتے ہوئے کیا)

پھر آکر خاوند کے بستر میں داخل ہوئی تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کو خوشبو آئی اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے وہ کیا جو آدمی اپنی گھر والی سے کرتا ہے (یہ راوی نے خاوند کا بیوی سے ہم بستری کے واقعہ بیان کرنے میں ادب و عفت کا طریقہ ہے)

جب رات کا آخری پہر ہوا تو ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں :

اے ابو طلحہ ذرا یہ تو بتائیں کہ اگر کچھ لوگ کسی کے پاس عاریۃ کوئی چیز رکھیں اور پھر وہ اپنی اس رکھی ہوئی چیز کا مطالبہ کریں تو کیا انہیں یہ لائق ہے کہ وہ ان کی رکھی ہوئی چیز واپس نہ کریں ؟

ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے انہیں اسے اپنے پاس رکھنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا ۔

ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں : تو اللہ تعالی نے بھی آپ کو بیٹا عاریتا دیا تھا پھر اللہ نے اسے قبض کرلیا ہے ، لھذا آپ صبر کیں اور اللہ تعالی سے اجر حاصل کریں !

ابو طلحہ کو غصہ آیا اور کہنے لگے : تو نے مجھے ایسے ہی رہنے دیا حتی کہ میں نے جماع اور جنابت بھی کرلی اور پھر مجھے میرے بیٹے کی موت کی خبر دی !

پھر انہوں نے (إنا للہ وإنا إلیہ راجعون) بلاشبہ ہم بھی اللہ کے لیے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ، پڑھا اور اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کی

جب طلوع فجر ہوئی تو غسل کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی اور انہیں سارا قصہ بیان کیا ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی تمہاری اس گزری ہوئی رات میں برکت فرمائے ، تو اس سے ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کو حمل ٹھر گیا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ام سلیم کے بارہ میں کی ہوئی دعا قبول ہوئی)

ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں جاتی تھیں جب آپ جاتے وہ بھی جاتیں اور جب واپس آتے تو وہ بھی آجاتیں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ پیدا ہو تو میرے پاس لانا ، ۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا بھی ساتھ تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب سفر سے واپس آتے تو رات کو نہیں آتے تھے ۔

(یعنی رات کو مدینہ میں نہیں آتے تھے تا کہ اہل عیال کو گبراھٹ میں نہ ڈالیں اور بیویاں سفر پر گئے ہوئے خاوندوں کے لیے تیاری کرلیں)

نبی صلی اللہ جب اس سفر میں مدینہ کے مریب پہنچے تو ام سلیم کو دردوں نے آلیا ، اور ان کی وجہ سے ابو طلحہ کو بھی رکنا پڑا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چل پڑے ، تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے دعا کی اے اللہ تجھے علم ہے کہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی نکلوں اور ان کے ساتھ ہی مدینہ میں داخل ہوؤں اور تو دیکھ رہا ہے کہ میں اس کی وجہ سے رکا ہوا ہوں ۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں : اے ابو طلحہ مجھے اب وہ درد نہیں جو پہلے ہو رہی تھی (یہ ان کی کرامت ہے کہ اللہ تعالی سے دعا کرتے ہی وہ درد جاتی رہی تا کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا ملیں)

تووہ دونوں وہاں سے آگئے اور جب مدینہ آگئے تو پھر درد شروع ہوا توام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا نے ایک بچہ جنا، اورام سلیم اپنے بیٹے انس رضی اللہ تعالی عنہ کو کہنے لگیں اے انس اسے اس وقت کوئی چیز نہیں کھلانی جب تک کہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ لے جاؤ

اور بچے کے ساتھ کچھ کھجوریں بھی بھیجیں (اس لیے کہ وہ چاہتی تھیں کہ بچے کے پیٹ میں سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ جائے، جو کہ ان کے عظیم الشان ایمان پر دلالت کرتا ہے حالانکہ عورت عادتا پیدائش کے بعد سب سے پہلے بچے کو دودھ پلانے کی کرتی ہے)

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ : بچے نے رات روتے ہوئے گزاری اور میں ساری رات اس کا خیال رکھتا رہا اور چپ کرانے کی کوشش کرتا رہا جب صبح ہوئی تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور نبی صی اللہ علیہ وسلم دھاری دار چادر لیے ہوئے صدقہ کے اونٹ یا بکریوں کو نشانات لگا رہے تھے تاکہ وہ دوسروں میں گھل مل کر ضائع نہ ہوجائیں ۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کی طرف دیکھا تو فرمانے لگے : کیا بنت ملحان کے ہاں بچے پیدا ہوا ہے ؟

جواب کہا گیا جی ہاں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے صبر کرو میں تیرے لیے فارغ ہوتا ہوں ۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں جو کچھ بھی تھا اسے رکھا اور بچے کو اٹھا لیا اور فرمانے لگے : کیا اس کے ساتھ کوئی اور چیز بھی ہے ؟ تو صحابہ نے جواب دیا جی ہاں کھجوریں ہیں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھجوریں لیں اور انہیں چبا کر اپنے تھوک کے ساتھ بچے کے منہ میں ڈالیں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک اللہ تعالی کی جانب سے بابرکت ہے) اور اسے چٹائی اور بچہ کھجور کی مٹھاس اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوک چوسنے لگا ۔

تو اس طرح بچے کے پیٹ میں سب سے پہلے داخل ہو کر انتڑیوں کو کھولنے والی چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوک تھی ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے دیکھو انصار کی کھجوروں سے محبت ہے، انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نام بھی رکھ دیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سر پر پیار کیا اور اس کا نام عبداللہ رکھا، تو انصار میں اس سے افضل جوان کوئی نہیں تھا ۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس عبداللہ کی اولاد بہت زیادہ تھی اور عبداللہ فارس میں شہید ہوئے (یعنی فارس کے شہروں کو فتح کرتے ہوے جام شہادت نوش کیا جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا اثر تھا)

یہ قصہ امام بخاری اور امام مسلم اور امام احمد اور طیالسی، وغیرہ نے روایت کیا ہے، اوپر گزرنے والا سیاق طیالسی کا بیان کردہ ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کے سارے طرق احکام الجنائز ص 26 میں جمع کیے ہیں ۔

یہ تو مسلمانوں میں سے صرف ایک صحابیہ عورت کا ایک قصہ تھا، اور اس کے علاوہ بھی بہت سے قصے اور واقعات پائے جاتے ہیں جو عورتوں پر اسلامی اثر کو واضح کرتے ہیں، کہ کس طرح ان پاکیزہ دلوں میں دین اسلام بسا ہوا تھا اور اس کے کیا اچھے نتائج حاصل ہوتے تھے ۔

اور کس طرح وہ دین کے ساتھ معاملات کرتے اور اعمال صالحہ اور سیرت نبویہ کس طرح کے پھل دیتے تھے، دین حق اور دین صحیح کے متلاشی کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اتباع کے لیے اگر کوئی دین تلاش کرتا ہے تو وہ دین اسلام ہی ہے ۔

آپ ایک دفع اس جواب اور قصہ کو پھر پڑھیں اور غور و فکر اور تدبر سے کام لیں ہوسکتا ہے کہ آپ بھی اپنی زندگی کا سب سے اہم قدم اٹھائیں اور سلام قبول کرلیں ، والسلام علی من اتبع الھدی ۔

واللہ اعلم.